© rasailojaraid.com

نقد و نظر

اقبال کے ممدوح علما

از قاضی افضل حق قرشی

ناشر: مکتبہ محمودیہ، کریم پارک، لاہور

صفحات: ۱۴۴۔ کتابت، کاغذ طباعت، جلد بہترین۔

قیمت: مجلد پندرہ روپے۔ غیر مجلد بارہ روپے۔

علامہ اقبال عالمِ اسلام کے پہلے مفکر ہیں جن کو اہلِ علم اور اصحابِ قلم نے بدرجۂ غایت تِ اعتنا ٹھہرایا۔ اس سے قبل اور کسی فلسفی اور حکیم کو اس درجہ بے پناہ مقبولیت سعادت حاصل نہیں ہوئی۔ معمولی پڑھے لکھے شخص سے لے کر جلیل القدر عالم تک ب ان کے مداح ہیں۔ ان کی وفات کے بعد بہت ہی مختصر عرصے (صرف چالیس سال) ں بے شمار کتابیں ان کی زندگی کے مختلف گوشوں پر معرض تحریر میں آگئیں۔ عربی، رسی، اردو اور انگریزی وغیرہ زبانوں میں ان کے فکری اور علمی پہلوؤں کے بارے میں نا لٹریچر تیار ہو چکا ہے کہ اس میں دوسرا کوئی ان کا حریف نہیں۔ پھر لطف کی بات ہے کہ ان کو یہ شرفِ پذیرائی صرف پاکستان ہی میں حاصل نہیں ہوا بلکہ پوری دنیا ں ان کے افکار و تصورات کی نشر و اشاعت ہوئی اور ان کے علم و فن کو خراجِ تحسین ش کیا گیا۔

ان کے مداحوں میں قدیم اور جدید دونوں طبقوں کے حضرات شامل ہیں۔ یہ علامہ تنی بڑی خوش بختی ہے کہ نہ ان کو کسی اہلِ علم سے کوئی کد تھی اور نہ اہلِ علم کو ان سے کوئی لہ۔ وہ علما کے سامنے بڑے انکسار و تواضع کا اظہار کرتے۔ کوئی بات پوچھنے اور کسی علمی ئلے کی عقدہ کشائی کے لیے دوسرے کے دروازے پر دستک دینے میں انھیں کوئی ہچکچاہٹ تھی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اقبالیات سے متعلق کتابوں میں زیر تبصرہ کتاب "اقبال کے ممدوح علما" اپنے موضوع میں خاص اہمیت کی حامل ہے۔ ایک خاص ذہن کے طبقے میں یہ بات مشہور ہے کہ علامہ اقبال اپنے دور کے بعض علما سے کبیدہ خاطر تھے۔ نرم لفظوں میں یوں کہیے کہ بعض وجوہ کی بنا پر ان سے زیادہ متاثر نہ تھے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ علامہ اپنے معاصر علما کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور ان کے علم و فضل کے مداح تھے۔ بلاشبہ بعض مسائل میں اختلاف کی نوبت بھی آئی، اور ایسا ہونا کوئی بڑی بات نہیں، مگر انھوں نے اختلاف کی خلیج کو وسیع نہیں ہونے دیا۔ اختلاف کو مختلف فیہ مسئلے کے دائرے تک ہی محدود رکھا۔ اختلاف رائے کو وسعت دینا اور دل میں اس کی پرورش کرتے رہنا علامہ کی فطرت کے خلاف تھا۔ علامہ بہت وسیع الظرف تھے۔ کسی عالم کی صحیح قدر و منزلت کو گھٹانا ہرگز ان کا شیوہ نہ تھا۔ "اقبال کے ممدوح علما" میں خود علامہ کی تحریروں سے ثابت کیا گیا ہے کہ ان کا قلب معاصرانہ رقابت کے جذبے سے پاک تھا۔ وہ علما کی علمی عظمت اور تحقیقی رفعت کے معترف تھے، ان کا تذکرہ ادب و احترام سے کرتے تھے اور اپنے مکتوبات میں ان کے سامنے عجز و انکساری کی تصویر بن جاتے تھے۔ یہ بہت بڑی بات ہے اور اس سے خود علامہ کی اپنی علمی عظمت اور ذاتی رفعت کا پتا چلتا ہے۔

قاضی افضل حق قرشی نے "اقبال کے ممدوح علما" لکھ کر اہل علم کے دل میں علامہ اقبال کی عظمت کا نقش مزید گہرا کر دیا ہے اور دلائل سے ثابت کر دیا ہے کہ ایک عالم کا دل دوسرے عالم کے لیے مخلصانہ محبت سے مملو ہوتا ہے۔ علم کا اصل کام دلوں کی کھیتی میں خلوص و تودد کی جڑیں مضبوط کرنا ہے، نفرت و بغض کے بیج بونا ہرگز نہیں۔ اور اقبال کا نقطۂ فکر یہی تھا۔ فاضل مصنف نے جن علما کو اقبال کا ممدوح قرار دیا ہے، ان کے بارے میں علامہ کی تحریریں لائق مطالعہ ہیں۔

یہ کتاب اقبالیات کے وسیع سلسلے میں ایک عمدہ کڑی کی حیثیت رکھتی ہے۔

© rasailojaraid.com